”قیامت کے دن ہر واسطہ اور نسبی تعلق ختم ہو جائے گا، البتہ واسطہ اور نسبی تعلق قائم رہے گا۔“

اور اسے ابن عباس، حضرت عمر، ابن عمر اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم کی طرف منسوب کیا ہے۔ نیز اس حدیث کی تخریج کے بعد یوں تبصرہ فرمایا ہے: ”مختصر بات یہ ہے کہ یہ حدیث کثرتِ اسانید کی بنا پر صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔“

بعض روایات میں یہ بھی مذکور ہے کہ اسی حدیث کی وجہ سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دل میں ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما، جو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی لخت جگر تھیں، سے نکاح کی رغبت پیدا ہوئی۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

امام احمد رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں عبدالرزاق سے، انہوں نے معمر سے، انہوں نے ابن طاؤس سے، انہوں نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اور انہوں نے ایک صحابی سے یہ روایت بیان فرمائی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یوں درود پڑھا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ، وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ، وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ)) [1]

”اے اللہ! محمد، آپ کے اہل بیت، آپ کی بیویوں اور آپ کی اولاد پر خصوصی رحمت نازل فرما، جیسی کہ تو نے آل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی، بلاشبہ تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔ نیز محمد صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کے اہل بیت، آپ کی بیویوں اور آپ کی اولاد پر برکت نازل فرما، جیسی تو نے آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی، بلاشبہ تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔“

---

[1] مسند احمد: ٣٧٤/٥.

طاؤس رحمہ اللہ کے بیٹے فرماتے ہیں:

''میرے والد محترم بھی ایسے ہی درود پڑھا کرتے تھے۔'' اس حدیث کے تمام راوی (سوائے) کتب ستہ کے راوی ہیں۔ علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''اس روایت کو امام احمد اور امام طحاوی نے صحیح سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔'' ❶

درود میں ازواج مطہرات اور کا ذکر صحیحین میں بھی سیدنا ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آیا ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ اہل بیت مطہرات اور اولاد میں محدود ہیں۔ بلکہ اس سے صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ قطعاً اہل بیت ہیں۔ باقی رہا اس حدیث میں ازواج کا اہل بیت پر عطف تو یہ عام پر خاص کا عطف ہے۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے اہل بیت، ازواج اور ذریت والی حدیث جس کی سند میں مقال ہے۔ ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

''آپ نے اس حدیث میں ازواج، ذریت اور اہل بیت کو اکٹھا ذکر کر کے یہ صراحت فرمادی کہ ان کا اہل بیت سے ہونا قطعی ہے اور وہ اہل بیت سے خارج نہیں، بلکہ وہ اس فضیلت کے سب سے زیادہ مستحق ہیں۔ باقی رہا ان کا اہل بیت پر عطف تو یہ ان کی فضیلت وشرف کا خصوصی اظہار ہے، کیونکہ یہ کلام کا بلیغ انداز ہے کہ ایک نوع کے چند افراد کا خصوصی ذکر بھی کر دیا ہے تاکہ پتہ چل جائے کہ یہ افراد اس نوع میں بدرجہ اتم داخل ہیں۔ خاص کا عام پر عطف یا عام کا خاص پر عطف مشہور طریقہ ہے۔'' ❷

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَنْبَغِي لِآلِ مُحَمَّدٍ، إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ)) ❸

''صدقہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مناسب نہیں، یہ تو لوگوں کی میل کچیل ہے۔''

---

❶ صفة صلاة النبي صلی اللہ علیہ وسلم، ص: ١٦٥۔

❷ جلاء الأفهام، ص: ٣٣٨.

❸ صحيح مسلم من حديث عبد المطلب بن ربيعه، الزكاة، باب ترك آل النبي على الصدقة، ح: ١٠٧٢.